Registered. L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۴- مئی ۱۹۰۹ئہ | جلد ۳۷

ہم اپنے ناظرین کی توجہ مندرجہ ذیل کتب کیطرف مبذول کرانی چاہتے ہیں جو کہ لاہور اور لودیانہ کے ریلجس بک ڈپو سے دستیاب ہو سکتی ہیں

سی-ایل-ایس کی اسکول کی کتابیں انگریزی میں

جو کہ ہند کے تمام مسیحی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں اور ہند کے تمام ریلجس بک ڈپو میں بکتی ہیں

اُردو میں مندرجہ ذیل کتابیں لودیانہ میں شایع ہو چکی ہیں

نوجوان مستورات کے لئے کتابیں

رام پال سنگھ کی سرگذشت - اردو و رومن میں صفحہ ۱۲۹ کپڑے کی جلد رومن اردو ۸/ فقط اردو ۴/

عزت ایمیشال ۷۰ صفحہ اُردو میں ۵/ سے ۱۲/ تک +

ہیرے کی سرگذشت - اُردو قیمت ۳/ سے ۶/ تک +

دولت لازوال صفحہ ۲۰۲ اردو میں کپڑے کی اور سنہری حروف کی جلد ۸/ کاغذ کی جلد ۳/

ہر ایک خاندان میں ایسی عمدہ کتابیں ہونی چاہئیں

ہدایت تیمارداراں - بیماروں کی خبرگیری حکمت کپڑے کی جلد قیمت ایک روپیہ ۱۴/

مسیح کی تعلیم - اردو میں قیمت ۸/ اردو رومن ۸/ سے ۱۲/ تک +

جاپان کے حالات - کپڑے کی جلد قیمت ۸/ باتصویر +

شریف بیبیاں - قیمت ۴/ سے ۶/ تک باتصویر +

چندر لیلا اردو میں قیمت ۲/ سے ۶/ تک - گورمکھی ۲/

سلسلہ اصلاح اُردو میں

اصلاح حفظ صحت قیمت ۱/

زراعتی اصلاح قیمت ۱/

صنعت و دستکاری کی ترقی قیمت ۱/

افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب قیمت ۱/

اصلاح تمدن قیمت ۵/

اصلاح اخلاق قیمت ۴/

شادی قیمت ۱/

سچی اور جھوٹی خیرات قیمت ۳ پائی

صفائی کی ضرورت قیمت ۳ پائی

تواریخ پلیگ قیمت ۶ پائی

سیر ہند باتصویر قیمت ۱۴/

نئی کتابیں

الکفارہ قیمت ۶ پائی

اسلام میں مسیح قیمت ۱/

ویدک تصنیفات قیمت ۱/

نوٹ

فہرست مندرجہ بالا و دیگر کتب ہائے دینی عیسوی بک سٹور لودیانہ سے منگوا کر ملاحظہ فرمائیے +

یہہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ یا پنجاب ریلجس بک سٹور لاہور سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں

لودیانہ کرسچن بک سٹور کی شائع شدہ کتابیں

ستیارتھ پرکاش درپن

مصنف پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب لاہور

اس کتاب میں ان اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہی جو آریہ سماج کے بانی دیانند سرسوتی نے بائیبل مقدس پر کئے ہیں ہر ایک مسیحی استادوں اور منادوں کے لئے بڑی مفید کتاب ہی قیمت ۱۲ مجلد ایک روپیہ ۴ +

گنجینہ اسلام

(رومن اردو) مصنف پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی

دین اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسیحی واعظوں اور علم الٰہی کے طالبعلموں کیلئے نہایت ہی مفید کتاب ہی قیمت ۸ مجلد ایک روپیہ ۴ +

موازنہ مذاہب

مختلف مذاہب کی تعلیمات (رومن اردو)

ڈاکٹر ایچ ایس کیلاگ کے لیکچروں کا مجموعہ جو انہوں نے پرنسٹن یونیورسٹی میں دیئے پادری راجہ رام چیتا مبری۔ اے نے ترجمہ کیا ہر ایک کو اسے پڑھنا چاہئے قیمت ۸

فوز العظیم بالتصویر

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی کی انگریزی کتاب "زینب دی پنجابی" کا بامحاورہ اردو ترجمہ اس میں کہانی کے طور پر ایک مسلمان کے مسیحی ہونیکی مشکلات اور تجربوں کا ذکر کیا گیا ہی قیمت ۳ مجلد ۴ +

سمپردائے

مولفہ پروفیسر بی۔ بی رائے صاحب مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

اس اردو رسالے میں سمپردایوں کی تواریخ و تعلیم اور مختلف ریت ورسم کی تشخیص کی گئی ہی۔ حجم کتاب ۲۹۲ +

قیمت چھ آنے ۶ مجلد دس آنے ۱۰

گیت کی کتابیں

موٹے حروف کے گیت کی کتاب قیمت ۱۲ ٹیکا۔ ٹیپ میں گیت کی کتاب کپڑے کی جلد قیمت ایک روپیہ ۴

سادہ رومن میں قیمت ۲ سے لیکر ۹ تک

دیہاتی گیتیں

اردو حروف میں قیمت ۹ پائی

ناگری میں ۹ پائی

گورمکھی میں ۹ پائی

ایک آنہ ٹریکٹ

بائیبل اور سائنس۔

مرزا غلام احمد قادیانی۔

ازالتہ المرزا قادیانی۔

یسوع مسیح کون تھا (ایک وعظ جو کہ ڈاکٹر مکلوڈ صاحب کی طرف سے ہے)

رسالجات

پیسے والے ٹریکٹ

اے آدم تو کہاں ہے۔

ایک مجروح سپاہی۔

مسیحی مذہب کی صداقت (جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہی)۔

بندگاہ میں داخل ہونا۔

ارے اے سب لوگو آؤ۔

معجزہ۔

رسالہ ذنوب محمدیہ۔

تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو

لیف لیٹ

آپ کو مژدہ ہو۔ قیمت ایک پائی۔

خدا کا کلام آپ کے حق میں کیا کہتا ہے +

خدا سے میل۔

فقط ایمان لاؤ۔

مسیح پر ایمان لانا کیا ہے۔

جوانوں کیلئے ۱۲ قصونکی کتابیں

عزیزہ بیتال۔ رحم پال سنگھ ہیرا کا قصہ۔ شریف بیبیاں۔ جاپان کے حالات چند لیلا لارنو کا نوہند میں۔ تاریخ یونان۔ رابنسن کروسو تاریخ مصر۔ مرقع روس۔ فوز العظیم۔

یہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں +

تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشان

لودیانہ ۔ جمعہ ۱۴ مئی ۱۹۰۹ء

ہمعصر کرسچن پیٹریٹ مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۹ء میں ایک عربی کے مسیحی ہونیکا حال درج کرتا ہے جس کو وہ ہمعصر کرسچن سے نقل کرتا ہے کہ لندن مشن کے پادری جارج سوین صاحب ایک عربی کے مسیحی ہونیکا حال جو اس عربی نے خود لکھا ہے بھیجتے ہیں وہ احوال زبان عربی میں لکھا گیا ہے پر پادری سوین صاحب اس کا ترجمہ انگریزی میں کر کے بھیجتے ہیں جو ذیل میں ہے۔ وہ نو مرید لکھتا ہے کہ میں وہ آدمی ہوں جو جھوٹ سے نکل کر سچائی پر آیا ہوں اور میں نے اب فتح پائی ہے بلکہ اندھیرے سے روشنی میں پہونچا ہوں یعنے اسلام کو ترک کر کے مسیحی ہوا ہوں۔ میں علماء میں سے ایک عالم اور اسلام مذہب کے شیخوں میں سے ہوں میں نے اپنے مطالعوں کا کورس ازہر یونیورسٹی میں ۱۹۰۴ء میں پورا کیا تھا۔ ایک روز میں نے "تنبیہ از اسلام" نامے ایک میگزین پایا جب میں نے اسکو پڑھا تو میں آگ ببولا ہو گیا۔ اور غصہ ہو کر میں نے اس کو زمین پر پھینک دیا۔ مگر اس کی باتوں سے حیران ہو کر میں نے اس کو پھر اُٹھا لیا اور دل میں بہت کڑھا کہ ان باتوں کا کوئی جواب کیوں نہیں دیتا۔ تب میرا یہ ارادہ ہوا کہ میں اپنے دوسرے چار دوست شیخوں کی امداد سے اس کا رد کرونگا۔ پس ہم ملکر پانچوں ایک پراٹسٹنٹ مسیحی کے پاس گئے تاکہ اُس کی غلطیاں ظاہر کریں اُس نے ہم کو بڑی تسلی اور فروتنی اور صفائی سے ان کا جواب دیا اور اس کے جوابات سے ہمارے اندرونی خیالات بالکل شکست کھا گئے اور بالکل قایل ہو گئے اور اس کے جوابات سے ہم پانچوں علما حیران رہ گئے پر تعصب کے بھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے ہم کو غصہ اور ضد پیدا ہوئی اور ہم چلے گئے۔ گو پھر بار بار اس کے پاس آنے جانے لگے اور مطلب صرف یہ تھا کہ اس کو لاجواب کریں اور اس کی باتوں کو رد کریں پر برعکس اس کے وہ ہم کو ہماری اور غلطیاں دکھلاتا رہا اور رفتہ رفتہ اس نے ہم کو قایل کر لیا اور ہم نے اتفاق کر لیا کہ ہم اس کے پاس نہ جائیں گے ایسا نہ ہو کہ وہ ہم کو بیدینی اور غلطی کی طرف کھینچ لے جاوے کیونکہ ہم عیسائی مذہب کو ویسا ہی سمجھتے تھے۔

لیکن جب کہ میں تنہا تھا اور شک کی حالت میں ان باتوں پر سوچتا تھا۔ اس وقت میرے دل پر کھٹکھٹاہٹ ہوئی جیسا کہ کسی دروازے کو کوئی کھٹکھٹاتا ہے یا جس طرح کہ کوئی سونے والا نیند سے جاگتا ہے اور میرے دل میں شوق ہوا کہ میں ایک انجیل مول لیکر پڑھوں اس کے بعد میں نے ایک انجیل خرید لی اور روز بروز اس کو پڑھنے لگا میں نے انجیل میں بہت کچھ تعلیم ایسی ہی پائی جیسی کہ قرآن میں ہے۔ لیکن راہ نجات انجیل مقدس میں زیادہ صفائی اور سچائی کیساتھ بلا نسبت قرآن کی تعلیم کے اور میں نے اس کے مطالعہ سے معلوم کیا کہ سب باتیں قرآن میں انجیل کی نقل کی ہوئی ہیں۔

پہلے میں انجیل کو محض تعصب اور نکتہ چینی کی نظر سے پڑھا کرتا تھا۔ لیکن یہ میری طبیعت کی بات تھی پر اب میں اپنی مرضی پر جبر کر کے اس کو دوسری نظر سے پڑھنے لگا اور اس نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ میں اس کے پڑھنے کو زیادہ پسند کرنے لگا اور میں رفتہ رفتہ اس کے مطالب کو بھی سمجھنے لگا اور میں نے اچھی طرح سے اسکا مطالعہ کیا۔

انہی دنوں میں مجھکو ایک کتاب بنام الہدایہ ملی جو امریکن مشنریوں نے محمدی کتابوں کے جواب میں لکھی تھی اس کتاب سے میری سمجھ اور معلومات بڑھ گئیں اور میں بخوبی مسیح کی سچائی کا قایل ہو گیا اور اس کے کچھ عرصہ بعد جبکہ میں نے دونوں مذاہب کا بخوبی مطالعہ کر لیا۔ خدا کی رحمت سے میں مسیحی ہو گیا۔ اور میں بہت چاہتا ہوں کہ لوگ نجات کی اس سچی راہ کو جانیں اور قبول کریں۔ بھائیو تلاش کرو دعا مانگو اور آزماؤ اور اپنے آپ کو دھوکھا مت دو۔ اے مسلمان بھائیو اپنی آنکھوں کو بند نہ کرو۔ دیکھو اور سچائی کو قبول کرو۔ کاش کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ تمہارا پیار کرنے والا جو از سر نو پیدا ہوا ہے۔

ہم کو مذکورہ بالا بیان پڑھنے سے بڑی خوشی ہوئی ہماری دعا ہے۔ کہ خدا اس نو مرید پر اپنی پاک روح کی برکت کثرت سے نازل کرے تاکہ وہ اپنے ایمان میں مضبوط ہو جاوے اور اس کے وسیلے سے اور روحیں بھی خداوند کی طرف رجوع لاویں اور وہ بہت سے عربوں کو مسیح پاس لانیکا وسیلہ بنے اور اس کے ذریعہ سے خدا کا بہت سا جلال ظاہر ہو۔

امریکن پریسبٹیرین پنجاب مشن کی رپورٹ کا ملاحظہ کر کے جو خیالات آریہ گزٹ لاہور کو پیدا ہوئے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں "جس سرگرمی سے عیسائی مشنری ہندوستان میں کام کر رہے ہیں وہ ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں یہ ہندوستان کے ایک ایک صوبے میں کام کر رہے ہیں لایق سے لایق عورتیں جنہوں نے تمام عمر مجرد رہنے غربت میں زندگی گذرانے کی قسم کھائی ہے دن رات ان اصولوں کے پھیلانے میں جسے وہ جان سے زیادہ پیارا سمجھتی ہیں لگی ہوئی ہیں لایق سے لایق مرد جن کے لئے دنیا عمدہ عمدہ لوازمات لئے کھڑی تھی اُن سے کنارہ کشی کر کے غریب الوطنوں کی طرح دور و دراز مقامات میں نہایت صبر اور استقلال سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہزاروں اور لاکھوں روپیہ آئے سال یہاں تجاویز کے عملی شکل دینے میں خرچ کر رہے

ہیں جو اُن کے خیال میں ہندوستان کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہونگے۔"

پھر تحریر فرماتے ہیں کہ "جس وقت ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ جن مذہبی باتوں کی اشاعت کا کام مشنری صاحبان نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے وہ کسقدر ناقابل یقین دور از قیاس اور لچر ہیں اور جس وقت اس کیساتھ ہم یہ بھی سوچتے ہیں کہ ویدک دہرم کی تعلیم کتنی اونچی کتنی سچی ہے اور اس کی نسبت یہ بھی سچائیاں آریہ جاتی کے بچے سے بچے بلکے تک سرایت کر گئی ہیں تو ہمیں اُس کامیابی پر جو عیسائی مشنریوں کو ہندوستان میں حاصل ہوئی ہے سخت حیرت آتی ہے۔"

اور پھر یہ لکھا ہے کہ "یہی کامیابی جو صرف امریکہ کے ایک پریسبیٹیرین چرچ نے پنجاب میں حاصل کی ہے ہندو اپنی سردمہری اور سہل انگاری کے باعث یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اب ہندو عیسائی نہیں ہوتے اور اگر ہوتے بھی ہیں تو ہندوؤں کی تعداد میں قابل ذکر کمی واقع نہیں ہو سکتی لیکن متذکرہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ عیسائی مذہب تپ دق کی طرح خوفناک سرعت کیساتھ ہمارے اندر گھر کئے جاتا ہے اگر اس خطرے سے بچنے کے لئے خاص کوشش نہ کی گئی تو آریہ جاتی کا زندہ رہنا امر ناممکن ہوگا۔"

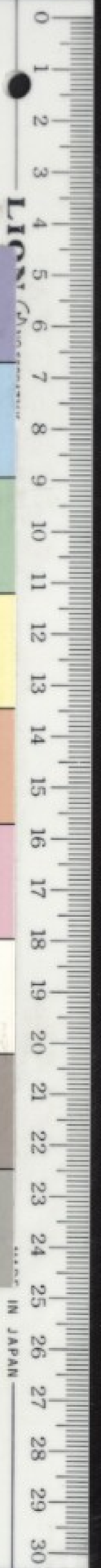
آریہ گزٹ کا پہلا خیال کہ مشنری صاحبان سرگرمی سے انجیل کی بشارت کا کام کرتے اور لائق سے لائق عورتیں اس خدمت میں حصہ لیتی ہیں اور لائق مرد دنیاوی لالچ وغیرہ کو ترک کر کے اس خدمت کو جانفشانی سے کرتے ہیں۔ بیشک ہے پر شاید یہ معلوم نہ ہو کہ اس کی کیا وجہ ہے اس کی وجہ صاف ہے کہ وہ خود نجات حاصل کر چکے ہیں اور دوسروں تک اس نجات کو پہنچانا چاہتے ہیں ورنہ وہ ایسی خود انکاری اور کوشش نہ کرتے آپ کو چاہئے کہ آپ اُن کی نیت اور مقصد کو دیکھیں اور مسیحی صداقتوں کی طرف توجہ زیادہ دیں کیونکہ جس اثر سے وہ متوجہ ہو کر یہ کرتے ہیں وہ ان تعلیمات کا نتیجہ ہے۔

آریہ گزٹ کا دوسرا خیال یہ عیسائی مذہبی باتیں ناقابل یقین و دور از قیاس اور لچر ہیں بالکل بے بنیاد اور بلا دلیل ہے۔ کیونکہ مشنری صاحبان روزمرہ مسیحی مذہب کی صداقتوں کو تمام لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور انجیل مقدس کی اعلیٰ تعلیم کا ثبوت دیتے ہیں۔ مگر غلطی اس میں آپ کے مذہبی تعصب جاتی کی طرف رجوع ہونے نہیں دیتا اور اس کے ساتھ جو ویدک دہرم کی تعلیم کو اونچی اور سچی کہا گیا ہے اس کا ثبوت بھی ہم طلب کرتے ہیں انجیل مقدس کا قول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ نیک پھل کہاں ہیں اور جو جو اعتراض ویدمذہب کی تعلیم پر ہوتے ہیں اُن کا جواب دینا آریہ اخبارات کا کام ہے پر جواب کہاں وہ صرف زبانی جمع خرچ۔

آریہ گزٹ کا تیسرا خیال ایک آئندہ وہ درماندگی کا ہے جس کو تپ دق سمجھتے ہیں وہ تو گناہ کی تپ دق کا علاج ہے اگرچہ قومین کی طرح کڑوا علاج ہے مگر شفا بخش ہے اس کی نسبت صرف ہم ان کے مطالع کے لئے ۲ زبور کی ذیل کی آیتیں پیش کرتے ہیں۔ "قومیں کس لئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں زمین کے بادشاہ سامنا کرتے اور سردار آپس میں خداوند کے اور اس کے مسیح کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں کہ آؤ ہم اُن کے بند کھول ڈالیں اور ان کی رسیاں اپنے سے توڑ پھینکیں۔ وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسیگا اور خداوند انہیں ٹھٹھوں میں اڑائیگا" زبور ۲ باب۔

ہمارے ملک میں دنیا کے تمام ملکوں کی نسبت بہت زیادہ مذاہب پائے جاتے ہیں جنکا شمار کرنا بھی مشکل ہے اور جب اُن کے مختلف فرقوں کا شمار کرنا چاہو تو یہ بات اور بھی زیادہ مشکل نظر آتی ہے اور تواریخ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض خاص خاص مذاہب کا بڑا عجیب و غریب اثر تمام ملک میں پھیل چکا ہے مثلاً کسی وقت میں برہمن مذہب کا بڑا چرچا ہوا اور اس کو بڑا فروغ حاصل ہوا اور آخرکار اس کو زوال ہوا اور ایک وقت بدھ مذہب کو بڑی ترقی حاصل ہوئی اور وہ تمام دنیا میں پھیلتا ہوا نظر آیا مگر اس کو بھی آخرکار زوال آگیا اس طرح دین اسلام کا حال ہوا اور مسیحی مذہب تو اپنے شروع ایام ہی سے ترقی پذیر ہے اور تا ہنوز دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے معزز آریہ گزٹ کے اڈیٹر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ پنڈت منجن داس سناتن دہرمی اپنے لیکچر میں کہتے ہیں کہ "عرصہ سو سال سے سجاتت دہرمی بہت بے پرواہ چل رہے ہیں اور سب سے زیادہ خوفناک پرواہ آپ نے عیسائی مذہب کو بتلایا اور کہا کہ اس مذہب نے آتے ہی ہماری اُچھ جاتیوں کو ٹھرپ کرنا شروع کر دیا" پھر لکھتے ہیں کہ "لیکن اس پرواہ کے نمودار ہونے کے بعد ایک مہاپرش آیا جس نے اس پرواہ کو بڑی کامیابی کیساتھ روکا اور وہ مہاپرش جس نے ڈوبتی ہوئی ہندو جاتی کو بچایا۔ مہارشی دیانند تھا۔" منجن داس بی اے کی اس تحریر پر اڈیٹر صاحب ایک نوٹ بعنوان "جادو وہ جو سر پر چڑھکے بولے" شایع کرتے ہیں اور آخر میں یوں لکھتے ہیں کہ "ہم یہ تماشا کریگے کہ ہمارے سناتن بھائی دن بدن ہمارے اور اپنے تعلقات کو سمجھتے جاویں اور ایک مشہور اور روز بڑا ہیں اس نے اس کر کے تمام کدورتوں کو جو انہیں ہے دور کر کے شایع کریگا۔"

ناظرین خوب واقف ہیں کہ آریوں اور سناتن دہرمیوں میں کہاں تک مخالفت ہے اور ہمیشہ شاستر ارتھ ہوتے اور بڑی بڑی بحثیں ہوتی رہتی ہیں اور کسی بات میں اتفاق نہیں۔ پر اب عیسائی مذہب کی مخالفت میں وہ کس طرح دوست ہو جاتے ہیں یہ معاملہ نیا نہیں بلکہ اُسی قسم کا ہے جسکا ذکر انجیل مقدس میں آچکا ہے پلاطس اور ہیرودیس والا معاملہ ہے وہ دونو جو آپس میں پہلے مخالفت رکھتے تھے یسوع مسیح کے معاملے میں دونو متفق ہو گئے۔ لوقا ۲۳: ۱۲۔ سچ ہے



سلطان

باب دہم

خانہ آبادی

سلطان۔ تو بس پھر تمہارا کام تو بنا ہوا ہے باقی ہم رہ گئے۔ سو دیکھا جائیگا۔ پہلے تم شادی کر لو۔

محمود۔ نہیں برادر شادی بھی اکٹھی ہی کرینگے۔ کبھی کبھی تو الیزا کا خیال جی میں آیا کرتا ہے۔ مگر یہ بیہودہ خیال بھی آ جاتا ہے۔ کہ وہ چمار ہیں۔

سلطان۔ کیا واہیات ہے جب مسیحی ہو گئے۔ تو پھر چمار کیا اور کس نے تم کو بتایا ہے کہ وہ چمار ہیں۔

محمود۔ سب لوگ تو یہی کہتے ہیں کہ دہلی کے تمام عیسائی چمار ہیں۔

سلطان۔ کہتے ہیں۔ ماسٹر رام چندر مرحوم دہلی کے چمار تھے۔ پادری تاراچند صاحب چمار ہیں۔ ماسٹر پیارے لال صاحب چمار ہیں۔ مولوی سرفراز علی صاحب۔ حافظ احمد صاحب مولوی گل محمد صاحب چمار ہیں۔

محمود۔ وہ تو نہ سہی۔ مگر یہ تو چمار ہیں نام تو دیکھو کنھئی چمار صاحب یا نہیں۔

سلطان۔ نام تو اصل میں اُن کا کنھیا لال ہے ججھر کے کائستھ ہیں۔ یوں ہی کنھیا لال کا کنھئی بن گیا۔ جیسے پنجاب میں محمد کا ممدا بنجاتا ہے۔

محمود۔ تب کچھ عذر نہیں بشرطیکہ الیزا منظور کرے۔

سلطان۔ تو بھلا منظور کیوں نہ کریگی۔ مسیحی ہونے سے پیشتر اُس سے تم کو محبت تھی تو اب بھلا وہ انکار کرے گی۔

محمود۔ تو اب کیونکر تدبیر ہو۔ اور آپ بھی کہیں اپنا خیال چاہیں۔

سلطان۔ دیکھو کہیں ہو جائیگا۔ الیزا کی بابت کہیں سے معلوم کریں گے۔

راوی۔ اکثر اس طرح کی گفتگو ہوا کرتی تھی۔ ایک دن مس رانٹ کا چپڑاسی سلطان کے نام خط لیکر آیا جس میں مرقوم تھا کہ یہاں ایک مسیحی عورت کچھ بیمار ہے۔ مہربانی سے تشریف لائیے۔ سلطان فوراً گیا۔ مریضہ کو دیکھا۔ اُس کو معمولی پیٹ کا درد تھا۔ دوائی دی آرام ہو گیا۔ مگر سلطان حیران تھا کہ اس کو کہیں دیکھا ہے۔ مریضہ نے سلطان کی حیرانی معلوم کر کے کہا کہ

مریضہ۔ ڈاکٹر صاحب آپ مجھے نہیں پہچانتے

سلطان۔ اتنا تو یاد پڑتا ہے کہ کہیں دیکھا ہے اور کچھ خیال میں نہیں آتا

مریضہ۔ میں آپ کے دوست لچھمن مرحوم کی بیوہ جمنا ہوں۔

سلطان۔ تو بھلا میں کس طرح پہچان سکتا۔ ایک تو مجھے خیال بھی نہ آ سکتا تھا کہ آپ مسیحی ہیں۔ اور پھر وہ حالت اور یہ مہذبانہ بیبیوں کی حالت۔ آپ کب مسیحی ہوئے خدا کا شکر ہو۔

جمنا۔ مجھے کوئی تین برس سے کم ہوئے ہیں۔

سلطان۔ آپ نے میرے اور محمود کے مسیحی ہونے کا حال تو سنا ہی ہوگا کیا آپ مجھے اپنا حال سنا سکتے ہیں۔

جمنا۔ ہاں میں نے مسیحی ہونے کے بعد آپ دونوں کی مصیبتوں کا حال سنا۔ میں اپنا حال خوشی سے سناؤنگی اگر آپ کو فرصت ہو تو سنئے

سلطان۔ ہاں مجھے فرصت ہے میں خوشی سے سنونگا اگر آپ کو تکلیف نہ ہو۔

جمنا۔ مجھے کچھ تکلیف نہیں۔ لچھمن کے مرنے کے بعد میں اپنے میکے آگرہ میں چلی گئی وہاں ہمارے ہمسائے میں کوئی عیسائی آ کر رہا۔ اُس کی بیوی بڑی نیک بخت اور خوش مزاج تھی۔ میں غمزدہ تو رہتی ہی تھی۔ اکثر اُس کے پاس جا بیٹھتی وہ مجھے کبھی کہانیاں سناتی کبھی انجیل سناتی کبھی مرحوم مسیحی بزرگوں کا حال سناتی۔ مجھے اس کی باتیں بڑی پیاری لگتیں۔ مجھے انجیل پڑھنے کا شوق ہوا۔ کیونکہ اس کی باتیں مجھے بہت تسلی بخش معلوم ہوئیں۔ سو خدا اُس کا بھلا کرے اس نے مجھے پڑھانا شروع کیا چھ مہینے میں مجھے اتنی ناگری اُس نے پڑھا دی کہ میں انجیل پڑھنے لگ گئی اس بیچاری نے اپنی گرہ سے قیمت خرچ کر کے مجھے ایک انجیل خریدی۔ میں اُس کو قیمت دے رہی۔ مگر اس نے نہ لی میرا اُس بہن کیساتھ ایسا جی لگا کہ سارا سارا دن اس کے گھر میں رہتی۔ میری ماں بھی مجھے مصیبت زدہ جانکر کبھی نہ روکتی۔ ایک سال کے بعد میرا سسر مجھے وہاں سے پھر دہلی لے آیا مجھے اس مسیحی بہن کی جدائی کا سخت قلق ہوا۔ میں اُس وقت خیال نہ کرتی تھی۔ کہ خدا نے میری قسمت میں ہر طرح رنج اور دکھ ہی لکھے ہیں۔ دنیا میں ہر طرح کی تسلی بخش چیزیں خدا مجھ سے چھینے جاتا ہے مگر میں کیا جانتی تھی۔ کہ وہ سب کچھ ہماری بہتری کے واسطے کرتا ہے اُس کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی راز ہے جس کو فی الحال ہم سمجھ نہیں سکتے وداع کے وقت اس بہن نے مجھے صرف اس قدر کہا کہ یہ کتاب میری نشانی ہے یہی تجھ کو تسلی دے گی۔ اس کو روز پڑھا کرو۔ اور اس نے مجھے پرارتھنا کرنا بھی سکھایا تھا جب میں دہلی آ گئی تو یہ مس صاحبہ ہمارے گھر میں آنے جانے لگی۔ یہ بھی اسی مسیحی بہن کی طرح باتیں کیا کرے۔ انہوں نے مجھے پڑھانا شروع کر دیا۔ اب میں نے مسیح کو جانا نہیں بلکہ اُس نے مجھے جانا اور اپنا آپ مجھ پر ظاہر کیا۔ ایک دن مس صاحبہ فرمانے لگیں کہ مسیحی موت کے وقت بہت خوش ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُن کو آئندہ کی آسمانی خوشیوں کی سچی امید ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ مس صاحبہ میرا آدمی آریہ تھا۔ اور وہ مرتے وقت بہت خوش تھا۔ اس کو کیا

سبب ہے پھر مس صاحبہ نے مجھے بتایا کہ نہیں وہ عیسائی تھا۔ اس واسطے خوش تھا۔ تب مس صاحبہ نے لچھمن اور پادری صاحب کی انگریزی گفتگو کا مضمون سنایا وہ تو آپکو معلوم ہی ہوگا۔ تب میرا جی ایسا خوش ہوا کہ بیان نہیں کر سکتی اُس وقت میں نے مس صاحبہ سے اقرار کیا کہ میں بھی لچھمن کے ایمان کی پیروی کرونگی مس صاحبہ بہت خوش ہوئیں۔ ایک رات میں کیا خواب میں دیکھتی ہوں کہ آپ اور لچھمن اور محمود گھر میں آئے اور بہت خوشی سے آپس میں باتیں کرتے ہیں میں نے کہا کہ کیوں ایسے ہنستے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم ہماری بات مانو۔ تب بتاوینگے۔ میں نے کہا کہ ضرور مانوں گی تب لچھمن نے کہا کہ ہم تینوں عیسائی ہوگئے ہیں۔ تم بھی ہو جاؤ میرے منہ سے نکلا کہ میں بھی عیسائی ہوں پھر تم تینوں نے ایسا گونا شروع کیا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

پلیگ کے اسباب

آخرکار جب ہم اُن سببوں کو جن سے چوہوں کے بڑھنے میں مدد ملتی ہے دور نہیں کر سکے اور ان پر سیدھا حملہ کرنے میں ناکامیاب ہوئے ہیں اور پھر جب ہم اپنے دوسرے بچنے کے طریقے (یعنی انجیکشن جو انسان کے ذریعہ دخل پاتا) میں ناکامیاب ہوئے ہیں تو ہم کو اپنے بچاؤ کی تیسری اور آخری ترکیب کام میں لانا ہے ہم کو پلیگ کے حملے کے مخالف مقابلہ کرنے کو تیار رہنا چاہئے۔ اور یہ بیماری کے مقابل ہونی حاصل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ یہ آسانی اس طرح ہو سکتی ہو۔ کہ ان لوگوں کو جو پلیگ کے بیچ میں رہتے ہیں انٹی پلیگ وکسین لگا دویں۔ یہ بچنے کا طریقہ ہے۔ اس طرح بیماری کا مقابلہ کرنے کی موثری میں کچھ شک نہیں ہے۔ یہ سستا ہے آسان ہے لیکن بیشک کامل نہیں ہے۔

ہمیں تیار رہنا چاہئے کہ کئی ایک کو لڑائی میں کھو دیویں لیکن تو بھی ضمانت دیجا سکتی ہے کہ اگر یہ اوزار کام میں لایا جاوے تو کم سے کم چار گنا جانیں ایسا کرنے سے بچائی جا سکتی ہیں جو کہ بغیر اس کے نہیں بچتیں۔

وہ طریقے جن کی تاثیر اور صلاح میں شک ہو۔

اب میں کئی ایک ان تدبیروں پر خیال کرتا ہوں جو کہ پلیگ کے لئے موثر سمجھی جاتی ہیں لیکن اس کو میں کم مفید اور کم ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ تدبیریں یہ ہیں۔ اسیوسی ایشن یعنی الگ کرنا اور بیمار کا شفاخانے میں علاج کرنا اور ان گھروں کو جن میں پلیگ ہوئی ڈس انفیکٹ کرنا اور اخراجوں کو صاف کرنا

الیولیشن۔ پیشتر میں بیمار کے الیولیشن اور ہسپتال میں علاج کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ طریقہ دو سببوں سے اختیار کیا گیا ہے اول کہ انجیکشن مریض سے تندرست کو لگنے سے بچاویں۔ دوم کہ مریض کے بہتر علاج کی صورت ہو۔ پھر طبیب بتلاتے ہیں کہ انسانی پلیگ بیماری پھیلانے میں بہت تھوڑا حصہ لیتی ہے۔ پلیگ کا علاج اب تک بہت کم خاطر خواہ ہو اور کوئی سپیفک (خاص علاج) اس کے لئے نہیں معلوم ہوا ہے۔ حقیقت میں یہ ایک سوال ہے کہ آیا زیادہ بہتر اور موثر علاج شفاخانوں میں ملتا۔ اس کا بدلہ کہاں تک نظر آتا ہے یا زیادہ اجر اس طرح ملتا ہے کہ خطرہ ہسپتال میں لیجانے سے بڑھ جاتا ہے۔ دلیلیں اس تدبیر کو اختیار کرنے کے لئے بے بنیاد ہیں۔

ان گھروں کو ڈس انفیکٹ کرنا جن میں پلیگ ہوئی ہے۔

۲۔ پلیگ والے گھروں کو ڈس انفیکٹ (یعنی دوائی سے صاف کرنا) کی غرض انجیکشن ان میں سے مار ڈالنے کی ہوتی ہے یہ بتا دیا گیا ہے کہ انجیکشن جو گھروں میں ہوتا ہے وہ جیسا پیشتر سوچا جاتا تھا فرشتوں میں نہیں پایا جاتا لیکن یہ چوہوں اور پسوؤں کے بدن میں ہوتا ہے۔ اسواسطے جو کچھ ڈس انفیکشن ہو اُن کا مقصد ان جانوروں کو مارنے کا ہونا چاہئے ان حالتوں میں جو ہندوستان میں پائی جاتی ہیں کوئی ایسا ڈس انفیکشن کا قاعدہ پایا نہیں جاتا جو کہ اس مطلب کے پورا کرنے کے قابل ہو۔ یہ پسوؤں کے مارنے میں صرف بعض وقت فائدہ مند ہوتا ہے اسی طرح جس طرح اور ایسے جانوروں کو مارتے ہیں۔ اس واسطے کہ کئی طریقے جو بے یقین ہیں اور پسوؤں کو جو چوہوں کے بدن یا چھیدوں میں پاؤں تے ہوئے پائے جاتے مارنے کے لئے بے تاثیر ہیں انجیکشن ان جگہوں سے پھر ایسے کمرے میں پہنچایا جا سکتا ہے جو کہ ایک دفعہ صاف کر دیئے گئے ہیں گری اور نقدی جو اس کام میں خرچ ہوتی ہے بہتر ہو کہ وہ دیگر موثر طریقوں کیلئے استعمال ہوتی۔

الویکوایشن یعنی اخراج

آخری بات اخراج کے لئے نقشہ اسا کہنا کافی ہوگا یہ طریقہ جب اچھی طرح سے پورا کیا جاوے تو مہنگا پڑتا ہے جب نادرستی سے کیا جاوے تو بالکل بے فائدہ ہے علاوہ اس کے خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ پلیگ کمیشن اور دوسروں نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ زیادہ تر ایک گھر میں ایک ہی کیس ہوا کرتا ہے۔ اپنے خیالوں کے دھوکے میں آنے سے بچنا چاہئے۔ ہم کو اس معاملے پر سٹیٹسٹکس پر خیال کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ میں ۱۸۷۶ کیس جو کہ گذرے سال ہوئے اُن میں سے قریب ۸۸ ۱۵. اکیلے اکیلے کیس ایک ایک عمارت میں ہوئے دوسرے لفظوں میں ۸۷۰ گھروں میں صرف ایک ایک کیس ہوا۔ ایسا جب گھر میں کیس ہوا اور اس کے بعد وہ گھر خالی بھی کیا جاوے تو بھی ہو سکتا ہے کہ اگر خالی بھی نہ کیا جاتا تو دوسرا کیس اس میں نہیں ہوتا سو عموماً ایویکوایشن بے ضروری طریقہ ہے ایسا خیال ہے کہ وہ ڈس انفیکشن کے مخالف بڑھ بھی جائے۔ پلیگ کے لئے خالی کرنے کے خطرے کی یہ حقیقت ہے کہ ایک ہول پیدا کرتا ہے۔ اور اس طرح بیماری کے پھیلنے میں مدد دیتا ہے بھگوڑے غالباً انجیکشن کو تندرست جگہوں میں لے جاویں گے اس معاملے کی سچائی ظاہر نہیں ہو سکتی جب تک ہم پچھلی باتوں پر خیال نہ کریں اور یاد کریں کہ بیماری کیسی



جلدی اور دوسری طرح سے ایک دم ہو گئی جب لوگ بمبئی کی پہلی اسپیشل ٹرین کے وقت سجاگے۔

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس۔

بجواب رسالہ

یسوع ناصریؔ

دنیا کی تواریخ میں یسوع ناصری کا ظہور ایک ایسا واقعہ ہے جس کے لئے ہر قسم کے تواریخی ثبوت موجود ہیں جیسے اس کے ظہور سے پہلے کے اور اس کے زمانے کے اور اس کے بعد کے تا زمانہ حال کوئی اور واقعہ ایسا نہیں ہے جو دنیا کی تواریخ میں اعتبار کے لحاظ سے اس کے برابر درجہ پاسکے اور یا اس کی خوبی اور نیک اثر میں اس کیساتھ ہمسری کرسکے جیسا کہ اس سلسلہ میں واضح کیا جائیگا اس سے پیشتر ناظرین کو اس بات سے خبردار کیا چاہتا ہوں کہ یورپ میں مارٹن لوتھر کے بعد جو زمانہ راشنلزم کا گذرا ہے اس میں بڑے بڑے عالموں مثل باور اور سٹراس اور رینن اور باور کے پیرووں نے اپنے تئیں محقق جتاکر بائبل کے واقعات کو جو معجزانہ ہیں قصے کہانیاں تبلایا جو پیرووں نے ایک معمولی آدمی پر بہت مدت بعد ازاں گھڑ لئے تھے۔ وہ حقیقت میں وقوع میں نہیں آئے تھے اور اعتبار کے لائق نہیں ہیں اور الہام کا خیال محض ایک وہم ہے۔ بقول بارٹ(?) جہاں معجزے شروع ہوتے تھے وہاں تواریخ ختم ہوتی ہے تواریخ کی قدرتی طرز نہیں رہتی ہے۔ اور بقول سٹراس دین عیسوی اُن آرزوؤں کا پھل یا نتیجہ ہے جو کل انسانی شاخوں میں اُسی وقت تک اُٹھ رہی تھیں اور عہد جدید کی کتابیں جن میں مسیح کی ابتدا کا بیان مکمل صورت میں کیا گیا ہے وہ دوسری صدی عیسوی میں لکھی گئی تھیں (دیکھو Modern Doubt and Christian Belief مصنفہ Christlieb کا ترجمہ)۔

ایسے سب خیالات کی تردید دیگر عالموں مثل کرسٹلیب راکسن(?) اور بیکی اور فیرر وغیرہ نے بھی تحقیق کیساتھ کی تھی۔ اور انجیل کو افسانہ سمجھنے کا خیال ترک کر دیا گیا تھا اور اس کے معمولی اور معجزہ والی واقعات کی معتبری تواریخ سے قائم کی گئی۔ اس کے بعد یورپ کے عالموں کو پھر سائنس نے پلٹا کھلایا اور سائنس کی رو سے بائبل پر اعتراض ہونے لگے۔ اور سائنس کے ساتھ کلیسیا کے عالموں نے ان اعتراضوں کے جو غلط تھے کافی جواب دیئے اور اب تک یہی حال ہے ایسا یورپ والوں کے وہ پس خوردہ جواب جو راشنلسٹوں اور اہل سائنس نے بائبل پر کئے تھے اور جو رد ہو چکے تھے ہندوستان میں اب آئے ہیں پہلے سر سید احمد خاں صاحب نے یہ طرز اختیار کی تھی اور نیچری مذہب یعنی راشنلزم انکا لا تھا اور اب دیانندی آریوں کو بھی وہی سوجھ لی ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض نے یورپ کے ان پس خوردہ خیالات کو تحقیقی باتیں جانکر شائع کرنا بڑا فخر سمجھا ہے اور ناواقف لوگوں کو بائبل اور یسوع ناصری کے برخلاف مجموعوں کو بدظن کرتے ہیں اس کی ایک مثال میرا رسالہ بائبل اور سائنس ہے اور دوسری اب پیش کرتا ہوں۔ اسوقت میرے سامنے ایک چھوٹا سا رسالہ ۷۰ صفحہ کا پڑا ہے جس کا نام یسوع ناصریؔ ہے اور جو مہاشہ وزیر چند صاحب کی زیر نگرانی و اہتمام سے سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا اور آریہ پستک پرچار کا ٹریکٹ نمبر ۳۵ ہے اس میں صرف یورپ کے ان لوگوں کے خیالات نقل کر دیئے ہیں جو راشنلزم کے پیرو تھے اس رسالہ میں وزیر چند صاحب نے کسی ترتیب کیساتھ اعتراض نہیں کئے ہیں۔ مگر جواب دینے میں ہم کو ترتیب تجویز کرنی پڑی ہے۔

وزیر چند کی پہلی اُلجھن

یسوع ناصری زمانہ سلف کے کئی مجنونوں میں ایسا اُلجھا ہوا ہے اور اس کی سرگذشت افسانہ سے ایسی مبہم ہے کہ اس کو نقش پدیگ سے مشابہت دے سکتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ یسوع نام کا کوئی شخص ہوا۔ (یہ آپ نے کہاں سے جانا؟) مگر واقعی ہم کو اس امر کا مطلق علم نہیں ہے کہ وہ کس ڈھب کا آدمی تھا (اس بےعلمی پر تعجب ہے) صرف بائبل ہی ایک ایسی کتاب ہے جس سے کہ ہم اس کے کچھ حالات کا پتہ لگا سکتے ہیں لیکن غیر متعصب محققین کی تفتیشات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ بائبل بعید از خیال اور دور از فہم و فراست قصے کہانیوں کا ایک بے ترتیب مجموعہ ہے نہ کہ کوئی معتبر تواریخ۔ یسوع کی بابت کوئی صاف اور یقینی دعویٰ کرنا فرض سے کم و بیش اور کچھ نہیں اس لئے ہم محض قیاس دوڑا سکتے ہیں۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ یسوع کی سرگذشت مندرجہ نیا عہد نامہ اس شخص کی سوانح عمری کا جزو ہے۔ جو فی الحقیقت پیدا ہوا اور ستایا گیا تو وہ ایک گزرے ہوئے زمانہ کے قصوں سے اخذ کئے ہوئے خیالات سے ایسی خلط ملط ہے کہ اگر ان کی تہ میں کوئی تواریخ کے ٹکڑے ہوں بھی تو ان کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگانا ناممکن ہے۔ بھلا یاد رہے کہ یسوع ناصری کسی الجھن میں نہیں پھنسا ہے لیکن وزیر چند صاحب خود یورپ کے لوگوں کے خیالوں میں الجھ گئے ہیں جن میں سے نکلنے کی یا تو خواہش نہیں۔ یا مادہ نہیں ہے۔ (باقی آئندہ)

ویدک شائستگی

۱۳۔ سنار اور لوہار

رگوید میں کئی طرح کے سونے کے زیورات اور لوہے کے ہتھیار اور اوزاروں کا ذکر ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں میں سنار اور لوہار کا ہنر بخوبی رائج تھا۔ ۵:۱۹:۵ میں لوہار کی دھونکنی کا اور ۶:۳:۴ میں سنار کے سونا گلانے کا ذکر ہے اور ۶:۳:۵ میں لوہے کے ہتھیار تیز کرنے کا ذکر ہے ۵:۳۰:۱۵ میں لوہے کے گھڑنے کا ذکر ہے۔

۱۴۔ بڑھئی

شائستگی کے لئے بڑھئی کا ہنر تو لازم و ملزوم ہے جب سنار اور لوہار کا پیشہ بخوبی چلتا تھا تو بڑھئی کا کام تو ضرور ترقی پر ہوگا۔ رگوید میں ہر جا رتھ کا بیان آتا ہے کشتی اور جہاز کا بھی بیان آتا ہے کاشتکاری کے لئے ہل۔ گھر کے لئے دروازے وغیرہ کی بھی ضرورت ہوتی تھی سو ویدک زمانے میں بڑھئی تو ضرور ہوتے تھے رگوید ۹:۱۱۲:۱ میں کشش پیشے بڑھئی کا نام لیا گیا ۹:۱۱۲:۲ میں اوزار تیز کرنے کے لئے پتھر کا ذکر ہوا سو اس زمانے کے بڑھئی اور دیگر اہل پیشہ بہت کچھ اسی زمانے کی طرح کام کیا کرتے تھے۔

۱۵۔ نائی

ویدک زمانے میں نائی بھی ہوتے تھے اور رشی لوگ حجامت بھی بنوایا کرتے تھے چنانچہ رگوید ۱۰:۱۴۲:۴ میں حجامت بنانے کی مثال دیگئی۔

۱۶۔ طبیب

ویدک زمانے میں بھی لوگ بیمار ہوتے تھے اور طبیب کا کام بھی رائج تھا چنانچہ رگوید میں دیوتاؤں میں ایک قوم ہے جن کا لقب اشون ہے یہ دونوں بھائی آسمانی طبیب سمجھے جاتے تھے۔ پرانک زمانے میں بھی اشون دیوتے سورگ کے وید رہے۔ رگوید ۱:۱۱۶:۱۵ میں اشونوں کی تعریف میں لکھا ہے جس طرح چڑیا کا ایک پر ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح کھیل کی دیوی وشپلا کی ایک ٹانگ لڑائی میں ٹوٹ گئی تھی اے دونو اشون تم نے رات کو وشپلا کو چلنے کے لئے ۔ . . . . لوہے کی ٹانگ پہنادی تھی۔ سائنا چاریہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کھیل نام ایک راجا تھا۔ اس کی لڑکی کا نام وشپلا تھا کسی لڑائی میں دشمنوں نے وشپلا کی ایک ٹانگ توڑ دی تھی۔ راجہ کے پروہت اگستیہ رشی کی دعا سے دونوں اشون دیوتاؤں نے رات کو آکر وشپلا کو ایک لوہے کی ٹانگ لگا دی تھی۔

کوارٹرلی کانفرنس سہارنپور

اور

دیہاتی مسیحی

کلام کی چند چیدہ آیات حفظ کرانا غالباً عمدہ نتیجہ پیدا کریگا۔ ان کو علم الٰہی کے بڑے بڑے مسائل یا سیر حاصل مطول کی حاجت نہیں لازم نہیں کہ ہم ان کو ادق اور پیچیدہ معقول میں الجھائیں۔ سب سے اچھا اور پہلا سبق خداوند کی زندگی کا کام ہے وہ کیا تھا۔ کیوں دنیا میں آیا۔ جیا۔ مرا اور آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اس نے ہمارے لئے کیا کیا اور اب کرتا ہے۔ مسیح کی کل زندگی کی واقفیت کرانی چاہئے۔ ایسی باتیں اُن کی زندگی کا جزو بن کر اُن میں علویت اور رفعت پیدا کریں گی اپنی زندگی کو وہ اس کی مانند بنانے میں ساعی ہونگے جو ہر بات میں ہمارا نمونہ ہے اور رفتہ رفتہ اس کی صورت پر تعمیر ہو جائیں گے۔ رسولوں کی زندگی ایسی ہی تھی وہ صرف مسیح مصلوب کی منادی کرتے اور اسی کی بابت بات چیت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اعمال رسل اور خطوط ایسے بیانات سے بھرے ہیں۔ مسیح کی صلیب کے سوا اور کچھ نہ جانوں گا کرنتھی ۲:۲ پس ہماری تعلیم کا موضوع بھی مسیح اور صرف مسیح ہو۔

۲۔ دستورات اور ان کی جگہ اعلیٰ قایم کرنا۔ ہمارے دیہاتی مسیحی بیشتر ایسے لوگ ہیں جو اکثر نظر تحقیر سے دیکھے جاتے یہ امر تو بہت کچھ ان کے پیشہ اور کسب سے متعلق ہے لیکن ان کی حقیقی کمتری کا موجب کمینہ دستورات و رسومات میں جن کے جال میں وہ مثل عنکبوت الجھے ہوئے ہیں حالتی اور اخلاقی زندگی کی طرز معاشرت اور طریق جماعت کے اثر سے غیر متاثر نہیں رہتی۔ ان کا وبال اُن کی اخلاقی زندگی پر اپنا کام کئے بدوں کب ٹلتا ہے۔ یہ وہ سلاسل زنجیریں ہیں جن میں وہ بیچارے مقید ہیں۔ ہمیں ان کو توڑنا اور اُن کو رہا کرنا ہے کیا ہم ان دستورات کی بیہودگی اور آلودگی سے بے بہرہ ہیں ہماری تاثیر جس سے یہ لوگ ہمیشہ متاثر رہتے مقامی مذہب و رسوم ہو سکتا ہے۔ ان کا دین و ایمان دیہاتی چودھری کا دین دھرم ہے۔ کسی نے ایک غریب سے پوچھا تمہارا دھرم کیا ہے جواب دیا چودھری والے کا۔ بعینہ ان لوگوں کا بھی حال ہے۔ تاہم یاد رہے کہ کسی شخص کے دستورات خواہ کیسے ہی نکمے اور ہیچ کیوں نہ ہوں وہ اُسے تاوقتیکہ اعلیٰ نہ ملیں چھوڑنے پر تیار نہیں ہوتا ہمیں اُن میں مسیحی رسوم کو قایم کرنا ہے۔ ہم نہ سمجھیں کہ مسیحی مذہب رسوم کا پابند نہیں لاریب ہے اور چاہتا ہے کہ جو کوئی اس کے دائرہ میں آئے وہ ان کا پابند بنے۔ عبادتی۔ معاشرتی۔ جماعتی مجلسی اخلاقی وغیرہ مسیحی رسومات ہیں۔ شادی بیاہ۔ تجہیز و تکفین۔ بت پرستی سے نفرت خدا پرستی سے محبت اور ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اُن کے پہلے رسومات کی گندگی اور مسیحی کی پاکیزگی انہیں سمجھائیں اور اُن کو ان کی تعمیل پر مجبور کریں۔ کیونکہ اگر وہ انہیں رسومات و دستورات کے اندھے اور گندے گڑھے میں پڑے رہیں گے تو مسیحی مذہب کا مقصد فوت ہو جائیگا چاہئے کہ کسی صورت میں ایسی رعایت نہ کی جائے۔ ان کی مجلسی اور جماعتی رسومات مسیحی ہوں۔

طریق تعلیم

تعلیم پانے والے دو گروہ یا جماعتوں میں تقسیم کئے جائیں۔ اول وہ جو اعلیٰ لیاقتوں یا ظرفوں سے خالی ہوں اس سے مراد ایسے طلبا ہیں جو بہت ہوشیار اور چالاک نہیں۔ اُن کو پڑھنا لکھنا سکھانا اور انجیل کی باتیں بتانا جو عمر رسیدہ ہوں اُن کو بطور سوال و جواب کے سکھانا اس

کام کے لئے کئی ایک چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اس ضرورت کی تلافی کے لئے کفتی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب "دیہاتی مسیحیوں کا سوال و جواب" نامے مفید ہوگی۔ اور غالباً لودیانہ سے ملسکیگی۔ دوم جو اعلےٰ لیاقتوں اور قابلیتوں سے متصف ہیں۔ اس کے واسطے معلم کو باریک بینی اور تیز نظری سے کام لینا ہے وہ ایسے طلبا کو جن میں ترقی کا عنصر بیّن ہوتا ہے نگاہ رکھے خداوند کا نمونہ قابل تقلید ہے اس کے ستر شاگرد تھے جن میں سے بارہ خاص تھے اور ان میں سے بھی تین یعنی پطرس یعقوب اور یوحنا خاص الخاص تھے جو خلوت کی محفلوں میں اس کے ہمراہ رہتے ہیں ہمارے شاگرد بھی ایسے ہی ہوں۔ اپنی ہی صحبت اور سنگت انہیں دو دوسروں سے ملاؤں۔ علیحدہ گھر رکھ سکھاؤ۔ اُن کیساتھ پاک کلام پڑھو۔ دعا کرو۔ منادی میں سنگ رکھو۔ کمزوریوں کی اصلاح اور خوبیوں کی حوصلہ افزائی کرو اُن میں آپ سے آپ کام کرنے کی روح کو جگاؤ۔ مشن کی ملازمت کی رغبت نہ دو کیونکہ اس سے کام کو سخت صدمہ اور زخم پہونچیگا۔ اگر ایسا کریں گے تو یہ لوگ خادم کے ہاتھ میں ہاتھ بٹانے کے لئے عمدہ اوزار بنیں گے۔

ایک ضروری اور لابدی امر جو پایا جاتا ان کی فرصتوں کو نگاہ رکھنا ہے اکثر دنیوی کاروبار کی زیادتی اور گوناگوں مصروفیتیں دل اور دماغ کو مشوش اور متردد کردیتی ہیں افکار کے دھوئیں اور آزار کے شعلے سے سینہ مجمر بن جاتا ہے جس کی تمازت سے دل ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپتا ہے ایسے حالات میں ان کو مقرری تعلیم دینا اپنے موتیوں کو برباد کرنا ہے اوقات جن میں روزمرہ کاروبار سے فارغ و مطمئن ہوں عمدہ ہیں وہ تمہاری سنیں گے اور محظوظ ہونگے۔

معلم کا حصہ

اگر تعلیم میں معلم کے فرائض کو نظرانداز کردیا جائے تو یہ بیان سراسر نامکمل اور ادھورا ہوگا بنابراں مختصراً کہ ہم یہاں اُس کی نگہداشت کے لئے کچھ عرض کریں۔ استاد معلم ہے اگر وہ فن سے تہی دست ہے تو خادم حقیقی یا کامل نہیں۔ اُس کا کام تو صرف ڈھنڈورے کا سا نہیں کہ انجیل کا اعلان پیغام کیا اور گھر جا بیٹھا کہ پیغام پورا ہو گیا وہ معلم ہے اس کا کام نہ صرف نجات بخش باتوں کا اعلان بلکہ ان کو لوگوں کے دلوں پر منقوش کرنا ہے۔

۱۔ استاد کو چاہئے کہ وہ لوگوں کی جگہوں میں اترے اگر وہ آپ اوپر ہے اور جماعت نیچے تو کام نہیں چلیگا جہاں اُن کی مشکلوں حالتوں، کمزوریوں اور ضرورتوں کے تنگ و تار غاروں میں اُترنا اور اُن کو اُٹھانا ہے۔ اُن کی حالت زار سے واقفیت کافی نہیں بلکہ سچی ہمدردی پیدا کرنا ہے۔ خداوند نے ایسا ہی کیا اور ہمیں اُٹھایا۔ اگر معلم ایسا نہیں تو وہ معلم کہلانیکا مستحق نہیں لیکن ایک احتیاط بھی واجب ہے کہ ہم اپنے تئیں اُن کے مشابہ د[illegible] نہ کردیں Identity کیونکہ ایسا کرنے سے اثر برعکس ہوگا ہم ان کو اپنی مانند بنائیں نہ خود ان کی مانند بنجائیں۔

۲۔ اپنی خانگی اور خلوتی دعاؤں میں اُن کو یاد رکھنا جو کام دیگر طاقتوں سے نہیں ہو سکتے دعا سے ہو جاتے ہیں۔ اُن کو بلاناغہ اپنی دعاؤں میں یاد کرو۔ پولس رسول کے احوال پر غور کرو وہ بار بار کہتا ہے میں تم کو اپنی دعاؤں میں بلاناغہ یاد کرتا ہوں تم بھی اپنی سپردہ جماعت کے پولس بنو اس کو خدا سے ملاؤ اور بے وسیلہ خدا سے ملاقات کرنے کی تحریک دو۔

تعلیم کا مقصد

ہر تعلیم کا مقصد خفتہ اور معطل بیکار طاقتوں کی بیداری اور غور اور کام پر لگانا ہے انسان کی اعلیٰ طاقتیں خواہشات نفسانی کے خس و خاشاک تلے دب کر اہل رہ جاتی ہیں تعلیم سے مراد دماغ یا ذہن کو مختلف باتوں سے ٹھونسنا نہیں بلکہ بیکار طاقتوں کو اُن کے مختلف کام پر لگا دینا ہے گناہ کی کراہیت اور پاکیزگی کی رغبت دلاؤ۔ روحانی تعلیم کا درجہ دنیوی تعلیم سے اسی سبب سے اعلیٰ ہو۔ کیونکہ اس کا مقصد اعلیٰ ہے۔

آخر میں معزز قارئین سے بعجز و انکسار ملتمس ہوں کہ ازراہ عنایت نقائص بیان سے اغماض فرما کر بندہ کو ممنون منت فرمائیں میں اپنی کمی کا معترف ہوں ؎

صلاح کار کجا و من خراب کجا۔

مقصود اس بیان سے صرف اُن بزرگوں کی توجہ کی ہدایت ہے جو اپنے خیالات اور زور قلم سے اس راہ کی ہر مشکل کو حل اور مقامات ظلمت کو منور کر سکتے اور ہمارے دیہاتی کارندوں کے لئے عمدہ سرمایہ مہیا کر سکتے ہیں۔ والسلام

دنیاز۔ یوحنا خاں از سہارنپور۔

کسولی یاترا

جب انسان یکایک کسی جگہ کو روانہ سفر ہوتا ہے تو موافق اس مشہور ضرب المثل کے کہا جاتا ہے کہ آب و دانہ کھینچ کر لیگیا بعینہ یہ معاملہ میرے ساتھ پیش آیا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ کالج سے واپسی پر مجھے کسی پاگل کتے کے دانت سے زخمی کیا جاؤنگا۔ چنانچہ ۱۲ اپریل کو کالج سے واپسی پر ایک پاگل کتے نے کاٹا۔ فوراً صاحب پرنسپل بہادر نے کسولی کو بغرض معالجہ ہی ایک ٹریٹمینٹ جانیکا حکم صادر فرمایا۔ حکم حاکم مرگ مفاجات افتاں و خیزاں کسولی کو روانہ ہوا ریل نے اسٹیشن کالکا پہ مجھے میرے حال پر خشکی کے سفر کے لئے چھوڑ دیا۔ قہر درویش بر جان درویش انتظام سواری کرکے روانہ کسولی ہوا۔ راستہ میں فلک نما بلند ٹیلے۔ چٹان۔ درخت۔ دیکھتا بھالتا اور جی بہلاتا ہوا چلا آیا۔ مسافت سفر اس سینری کی تفریح میں بالکل بار خاطر نہ گذری ابھی کچھ دن باقی تھا کہ کسولی پہونچ گیا۔ یہ ایک نوآباد قصبہ ضلع انبالہ میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر سطح سمندر سے ۶۰۰۰ ہزار فٹ بلند ہے۔ یہ قصبہ قدرتی طور پر نہایت



گلزار اور بارونق ہے۔ چھاؤنی نے اُس کی آبادی اور نظارہ کو دوچند کر دیا ہے آب و ہوا صحت بخش سینری دلکش اور نظر فریب ہے اسی تفریح میں مجھے شام ہو گئی تب شب گذاری کے فکر نے مجھے گھیر لیا۔ یہ رات ایک معمولی جگہ میں گذار کر اگلے روز کسی مکان کی جستجو میں نکلا۔ رستے میں اتفاقاً لکھنؤ کے پادری فرگوسن صاحب سے نیاز حاصل ہوا۔ آپ مجھے بابو مسیح داس کی دوکان پر لے گئے۔ مسیح داس ملنسار اور خوش خلق آدمی ہیں اور نہایت ہوشیاری سے اپنا کام بجا لاتے ہیں ان دونوں صاحبان نے مجھے ایک مکان کا پتہ بتلا دیا جس میں سگ گزیدگان بغرض علاج اگر قیام کرتے ہیں اور یہ مکان مسٹر ایم ایلیازر نے عیسائی بھائیوں کے لئے بمعہ سامان کے وقف کیا ہوا ہے یہ بھائی نہایت خلیق۔ ملنسار و دیندار ہیں آپ کی اس وقف سے بہت سے کرسچین بھائی فیضیاب ہوتے ہیں۔ آپ بہت انگریزی ہیں بعد شکریہ کے امید کرتا ہوں کہ مسٹر موصوف نیٹیو مشنری سوسائٹی کو حبیب خاص سے مدد فرما کر ممنون مشکور فرماویں گے۔

نہال مسیح پرشاد جمنا کالج الٰہ آباد حال وارد کسولی ۲۲ اپریل ۱۹۰۹ء

سکاچ مڈیکل مشن جلالپور جٹاں ضلع گجرات کا دس سالہ جلسہ

یکم مئی ۱۹۰۹ء

مقام انعقاد جلسہ۔ مشن ہسپتال جلال پور

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست
کہ ایں مژدہ آسایش جان ماست

صلیب کے خادموں اور المسیح کے خون خریدوں کے واسطے اس سے بڑھکر کیا خوشی ہو گی کہ وہ الٰہی خدمت کے کاموں میں خدا کے جلال کی رونق اور برکات آسمانی کا ظہور دیکھیں عزت و جلال قدوس نام یسوع کو ہووے۔

میں اس جلسہ اور مشن کے کام کی نسبت کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ میں صرف ایک نوشتگی حالت میں دریاؤں کو چر کر ایک رپورٹر کی حیثیت سے) جلسہ کے درمیان موجود تھا۔ جو کچھ آنکھوں سے دیکھا اور تقریروں میں یا کانوں سے سنا اُسکا بیان کرونگا۔

جلسہ ٹھیک ۱/۲ ۴ بجے شروع ہوا۔ حاضرین جلسہ ۵۰۰ سے کم نہ ہونگے۔ بہت اصحاب ان میں سے دور دراز سے تشریف آور تھے سیالکوٹ گجرات۔ وزیر آباد و لالپور ہندو مسلمان شرفا اور رؤسا جلالپور اور گجرات کی تعداد بہت زیادہ تھی مسیحی تو صرف ہسپتال کا اسٹاف یا ۳-۴ مشنری تھے۔ باقی تمام ہندو مسلمان تھے۔ جلسہ کے چیرمین پادری پیٹرسن صاحب مشنری گجرات تجویز پائے جنہوں نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد جلسہ کے انعقاد کا مقصد چند الفاظ میں بیان کیا اُن کے بعد ڈاکٹر ٹیلر صاحب (میڈیکل مشنری انچارج جلالپور) نے ہسپتال کی رپورٹ سنائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ :-

دس سال ہوئے کہ جب یہاں ہسپتال کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت خیال تک بھی نہ تھا کہ یہ کام ایسا بڑھ جائیگا جو حال میں نظر آتا ہے اس وقت ہم نہایت کمزوری کی حالت میں تھے۔ ۳-۴ کمرے بنا کر ہم نے کام شروع کر دیا تھا۔ اب اس کی ترقی دیکھکر ہمیں خود حیرت ہوتی ہے کہ خدا نے اس کام میں کیسی برکت دی عمارت کیسی وسیع ہو گئی ہے۔ بیماروں کی تعداد کیسی حیرت انگیز ہے۔ تعداد مریضان ۱۰ سال کے عرصہ میں ۲۱۱۰۰۰ ہے اوسط سالانہ ۲۰ ہزار۔ انڈور پیشنٹ (اندرونی مریض) کی تعداد ۷۹۰۱ ہوئی ہے۔ لیکن سب سے زیادہ اس سال کے چار مہینوں میں انڈور پیشنٹ ہوئے ہیں یعنی ۸۸۰۔ آنکھ کے اپریشن ۳۸۰ اور تمام دیگر اپریشن ۱۹۰۷۔

عمارت کا خرچ ۴۰۰۰۰ ہزار روپیہ خرچ آچکا ہے اور باقی اور دیگر سامان کا خرچ ملا کر ۳۶۰۰۰ ہزار روپیہ خرچ ہوا اور یہ سب روپیہ ولایت سے ہم کو ملا ہے اگرچہ عمارت اس قدر وسیع ہو چکی ہے۔ تاہم کافی نہیں پچھلے دنوں ۱۹۶ اندرونی مریض تھے اُن کے مددگار ملا کر ۲۵۰ تھے۔ بڑی تکلیف کا سامنا رہا ہم نے حتی المقدور ان کے آرام کی فکر کی مگر جگہ کی تنگی کے باعث معززین کو بہت تکلیف رہی افسوس تو یہ ہے کہ جلالپور میں کوئی سرا بھی نہیں۔ جہاں مسافر آرام پا سکیں۔ ہماری مشکلات کو محسوس کر کے اور بیماروں کی مصیبت دیکھ کر شیخ حسن محمد صاحب (گجرات) نے ہم کو ۳۰۰ سو روپیہ عنایت فرمایا کہ ایک مکان وارڈ بنایا جاوے اسباب کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ دو عمدہ وسیع کمرے بنائے جاویں جن میں ہندو اور مسلمان معززین بیمار رہ سکیں۔ خدا نے آج تک ہماری مدد کی ہے اور چونکہ یہ کام اس کے جلال کے واسطے ہے آئندہ بھی وہ ہماری مدد کریگا۔

اس کے بعد بابو صوبہ خاں ہومس اسرجن نے ہسپتال کی حالت پر ایک مضمون سنایا۔ جو نہایت دلچسپ تھا۔ طوالت کے باعث مضامین کا درج کرنا ملتوی کر دیا ہے صرف خلاصہ عرض کیا جاتا ہے۔ بابو صاحب موصوف نے ریشم کے رومال میں ایک مٹی کا پیالہ لپٹا ہوا حاضرین کو دکھایا کہ جب ہسپتال شروع کیا تو مرہم ہم ان پیالوں میں رکھتے تھے اب ہمارے پاس ولایت کے عمدہ برتن ہمارے کام کے واسطے موجود ہیں ہماری حالت واقعی مٹی کے برتنوں کی ہے کہ جب یہ خدا کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں تو قیمتی ہوتے ہیں بزرگ پادری پیٹرسن صاحب کی یہ خواہش تھی (۱۸۶۲ء) کہ جلالپور میں ہسپتال قائم ہو۔ شکر خدا کا کہ ان کی دعاؤں کا نتیجہ آج یہ ہسپتال ہے جس کے واسطے یہ جلسہ منعقد ہوا ہے جس کے چیرمین بزرگ کے فرزند موجود ہیں۔ خدا کی تمام مہربانیوں اور رحمتوں کے واسطے اُس کا شکر ہوا ہے اس مضمون میں اُنہوں نے بیان کیا کہ کس طرح مشکلات میں خدا ہمارا مددگار ہوا۔ بعض ہندو مسلمان احباب نے وقت پر ہماری مدد کی۔

ان کے بعد ماسٹر طالع مند صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر نے تقریر کی جس میں انہوں نے ڈاکٹر زمنر



ٹیلر صاحب اور مسٹر ٹیلر صاحبہ کی محنتوں کا اعتراف کیا اور اُنکے دست شفا اور بھی شہرت کا تذکرہ نہایت گرمجوشی سے کیا انہوں نے ایک عجیب بیان سنایا کہ جن دنوں میں مشن کالج لاہور میں پڑھتا تھا میرے ایک دولتمند دوست نے مجھ سے کہا کہ کیا ڈاکٹر ٹیلر صاحب میرے بھائی کی آنکھوں کا علاج لاہور میں کر سکتے ہیں میں نے کہا کہ خود لکھکر دریافت کرو تب انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا کہ اگر آپ مہربانی سے لاہور میں آکر میرے بھائی کی آنکھوں کا علاج کریں تو میں آپ کو روزانہ ایکصد روپیہ اور آمدورفت دکھانے پینے کا تمام خرچ دونگا۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ افسوس ہے کہ اس قدر روپیہ کے لالچ سے میں لاہور نہیں آسکتا۔ یہ شرم کی بات ہے کہ یہاں کے سینکڑوں مریضوں کو چھوڑ کر روپیہ کی خاطر میں لاہور آؤں۔ اپنے بھائی کو یہاں میرے پاس بھیجدو۔

ڈاکٹر صاحب کی ہمدردی۔ محبت۔ دست شفا میرے بیان کی محتاج نہیں۔ بیمار ہی خود گواہ ہیں لاہور امرتسر ملتان سیالکوٹ پشاور کے مریض آپکی خدمت میں آتے ہیں۔ ابھی دیکھئے ایک آنکھوں کا مریض غزنی سے آیا ہوا ہے۔ جیسے پشاور۔ بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ ملتان لاہور کے تمام ہسپتالوں کی خاک چھانی۔ شفا حاصل نہ ہوئی ڈاکٹر صاحب کے ہاتھوں سے خدا نے اُس کی آنکھوں کو نور بخشا ہے۔

ماسٹر صاحب نے بعض عجیب بیماریوں کی صحت یابی کی مثالیں دیں۔ جنکو طوالت کے سبب چھوڑ دیتا ہوں ایک مردہ لڑکی کا ذکر کیا جو کوٹھے سے گرکر مر گئی تھی۔ اور اس کو مرگھٹ میں لیجاتے تھے راہ میں ڈاکٹر صاحب ممدوح کو دکھائی انہوں نے اس کو جلانے سے باز رکھا۔ علاج کیا اور بچ گئی۔ ایک عورت کے پیٹ سے پونے پانچ سیر پختہ رسولی نکالی۔ وہ عورت زندہ ہے اور بچوں کی ماں ہے۔

ان کے بعد ڈپٹی یار محمد خانصاحب منسٹر گجرات نے ڈاکٹر صاحب کی خدمات کا اعتراف کیا اور ۵۰ روپیہ چندہ عطا کیا۔ اُن کے بعد حکیم نورالدین صاحب (لائل پور) نے ڈاکٹر صاحب کی خوبیوں اور محنت و محبت کا بہت تفصیل سے بیان کیا چندہ پانچ روپیہ مرحمت فرمایا۔ اس سے پیشتر چندہ معززین پانچ انہوں نے مرحمت فرمائے تھے۔ حکیم صاحب نے حاضرین کی توجہ اس طرف دلائی۔ کہ یہ مسیحی لوگ اس قدر ہماری خدمت کرتے ہیں۔ اس خدمت میں ہم اُن کا ہاتھ کس قدر بٹاتے ہیں شرم ہے اگر ہم ان کی کچھ بھی مدد نہ کریں۔

اس کے بعد راقم ذرہ نے ایک مضمون سنایا جس میں تمام مسیحیوں اور ہسپتال کے اسٹاف کی طرف سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور بیان کیا کہ میں مسافر ہوں جو کل ہی یہاں وارد ہوا اور آج بیگناہ گرفتار ہو کر آپ کے سامنے حاضر کیا گیا میری نسبت آپ بہت زیادہ جانتے ہیں۔ کیونکہ میری شنید ہے اور آپ کی دید۔

اس کے بعد ڈاکٹر ٹیلر صاحب اُٹھے اور بیان کیا کہ اس خوشی کے دن کی یادگاری میں مشن کی طرف سے ان کارندوں کو جو ہسپتال میں کام کرتے ہیں کچھ یادگاری دیجاتی ہے آپ نے فرمایا کہ شروع دن سے اس دم تک بابو صوبہ خاں ہمارے ساتھ رہا ہے میں اس کے کام اور محنت کی اس سے زیادہ تعریف نہیں کر سکتا کہ وہ میرا دہنا ہاتھ ہے۔ اس کو ایک مہینہ کی تنخواہ معہ ۵۰ دیجاتی ہے۔ تالیاں بجیں چیزیں دیئے گئے اس کے بعد باقی تمام سٹاف کو جن میں کمپونڈر بہشتی ڈریسر۔ مہتر۔ چوکیدار تھے۔ ریشم کی پگڑیاں۔ لنگیاں کوٹ انعام دیئے گئے۔

اسوقت چندہ کی فہرست کھولیگئی۔ ۲۰۰ روپیہ تو اسی وقت لکھا گیا جس میں سے بہت کچھ نقد بھی وصول ہوا۔ آخر خدا کی شکرگزاری اور حمد التجا و برکت کے بعد جلسہ برخاست ہوا مدعو شدہ مہمانوں کی خاطر خواہ تواضع مٹھائی۔ کیک پھل اور سوڈا واٹر سے کی گئی جس کے مہتمم سردار ہیرا سنگھ صاحب (چیف آف کسیوال) تھے جو سیالکوٹ گورنمنٹ کے بھی مہتمم ہوا کرتے ہیں

تمام مضامین اور تقریروں میں ڈاکٹر ٹیلر صاحب اور مسز ٹیلر صاحبہ اور ڈاکٹر نیوٹن صاحب کی محسن خدمات مسیحی محبت مسیحی اخلاق۔ بردباری کا بیان ہندو مسلمانوں کی طرف سے کیا گیا جس سے خداوند مسیح کے نام کا جلال غیر مذاہب میں خوب ہو رہا ہے اس کا جلال ابدالآباد ہوجاوے۔ آمین

راقم ایک ذرہ ناچیز۔ خیر خواہ مظفرگڑھ حال مسافر جلالپور جٹاں

انتخاب اخبار

آریوں کا بائی کاٹ کیا جانا۔

ہوشیارپور کے سناتن دھرمیوں نے آریوں کے کئی غیر مذہبیوں کے شدہ کرنے کے سبب سے اپنے چند ہندو برادریوں کو ملا کر آریوں کے برخلاف یہ رزولیوشن پاس کروائے ہیں (۱) آریوں کو بائیکاٹ کیا جاوے (۲) آریہ سماجیوں سے عیسائیوں اور مسلمانوں جیسا سلوک کیا جاوے (۳) ان سے چھوا ہوا کھانا ناپاک خیال کیا جاوے (۴) ان سے رشتہ داری تعلقات بالکل توڑ دیئے جاویں۔ اس پر پرکاش کا ایڈیٹر خوشی اور رنج دونوں اکٹھے مانتا ہے رنج کا سبب یہ بتاتا ہے کہ ہندوؤں نے ۳۰ سال کے بعد بھی دوست اور دشمنوں میں تمیز نہ سیکھی۔ خوشی کا سبب یہ بتاتا ہے کہ یہ رزولیوشن صرف کاغذوں تک ہی محدود رہیں گے اور بس۔

ایک مزدور کی آٹھ سال کی کمائی

ہفتہ گزشتہ میں جزیرہ فجی سے قریب چار سو ہندی مزدور بذریعہ جہاز وطن میں واپس آئے۔ وہ کلکتہ میں اُترے ہیں ان کے پاس ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کمائی کا نقد موجود تھا۔ یہ اس سے علاوہ ہے جو بذریعہ منی آرڈر کے اپنے وطن

کو وقتاً فوقتاً بھیجتے رہے ہیں۔ ایک مزدور ۲۸۴ اشرفیاں طلائی کما کر لایا جو سم ہزار روپیہ سے زیادہ ہے یہ جزیرہ فیجی میں آٹھ سال سے مزدوری کرتا تھا۔

ایک بے رحم ماں

عرصہ چند ماہ کا ہوا کہ ایک عورت قوم آہیرنی

میں جار صدر بازار کی سرائے میں ٹھہری۔ یہاں اس کے ایک لڑکا حرام کا پیدا ہوا۔ اس بچہ کو اُس نے بوجہ محبت کے ۵ روز تک اپنی حفاظت میں رکھا۔ اور ہر صورت اس کی نگرانی کی۔ لیکن چونکہ مفلس اور تہیدست تھی۔ اُس نے اپنے خیال کو بدلا اور بجائے مادر مہربان کے اس بچے کے حق میں سنگ دل بن گئی۔ مغرب کے وقت اس بچے کو لیکر بیرون اجمیری دروازہ کے نیچے نہر میں اُتر کر اس زندہ بچے کو گڑھا کھود کر دبا دیا اس کل کارروائی کو اتفاقاً ایک شخص نے جو وہاں موجود تھا دیکھ کر اُس عورت کے چل دینے سے اس عورت کو آواز دی کہ بچہ جو تیری گود میں تھا کہاں ہے؟ تب تو یہ عورت گھبرائی اور لمبے قدم اُٹھائے شخص مذکور نے دوڑ کر اُسے فوراً پکڑ لیا اور غل مچایا بہت لوگ جمع ہو گئے۔ پہرہ والا سپاہی بھی آ گیا۔ اُس نے سارا واقعہ سنکر عورت کو پکڑ لیا اور اس گڑھے سے بچے کو زندہ نکالا بچے کو کسی طرح کی آنچ نہ آئی۔ چونکہ موسم سردی کا تھا۔ اور خنک مکان پر نہر کے کنارے دفن کیا گیا تھا۔ اسوجہ سے صرف ٹھٹھر گیا تھا۔ کیونکہ اُس کی عمر ہی کیا تھی۔ عورت تھانہ سبزمنڈی میں لائی گئی جہاں اُسکا بیان قلمبند کر کے دوسرے روز صاحب مجسٹریٹ بہادر کے روبرو پیش ہو کر چالان عدالت کا حکم ملا۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ نظام الملک۔

ایک مسلمان کی گرفتاری

مشرقی بنگال ریلوے

کے حادثہ بمب کے متعلق پولیس نے ایک مسلمان کو گرفتار کیا ہے ہم عرصے سے کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ ان حادثات کے متعلق صرف ایک پہلو کو دیکھ رہی ہے اور دوسرا پہلو بالکل نظر انداز کر رکھا ہے وہ صرف ہندوؤں کو مشتبہ سمجھتی ہے اور مسلمانوں کی طرف سے آنکھیں بند کر رکھتی ہے عام خیال ہے کہ بعض چھپے ہوئے مسلمان ہندوؤں کو بدنام کرنے کے لئے اور پھنسانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں ایسی صورت میں کیا عجب ہے کہ بعض خطرناک حادثات بھی اُن کی طرف سے ہوتے ہوں۔ رجپوت گزٹ

جغرافیہ کے تمغے

لندن کی شاہی جغرافیکل سوسائٹی نے پیمائش

و تحقیقات ختن قدیم کی قدردانی میں۔ ڈاکٹر ایم اے سٹائن صاحب کو بانی سوسائٹی کا بڑا تمغہ انعام دیا ہے۔ اور ان کے ہمراہی لعل سنگھ کو نقدی کا انعام معہ دستاویز کے عطا کیا ہے ایسے ہی سرحد شمال مغرب کی پیمائش کا تمغہ کرنل میکالبا صاحب کو عطا کیا گیا ہے اور ملک تبت کی دیکھ بھال و تحقیقات کے لئے کپتان راسنگ صاحب نے جغرافیکل سوسائٹی کا تمغہ پایا ہے۔

سودیشی جلن

کلکتہ کی پولیس کورٹ میں۔ کالی بلاس نامے ایک بنگالی

کی طرف سے ایک پلیڈر نے دو نوجوان بنگالیوں پر زدوکوب کی نالش دائر کی۔ کالی بلاس نے ایک جوڑہ ولائتی دہوتی کا بازار میں خریدا تھا۔ اس نے اس کو زدوکوب کیا گیا ہے ملزم نے اس کو ڈانٹا کہ ولائتی جوڑہ واپس کرے اور بجائے اُس کے سودیشی جوڑہ خریدے۔ لیکن جب اُس نے کچھ پرواہ نہ کی۔ تب دونوں نے خوب مارپیٹ کی مستغیث کی ایک آنکھ پھوٹ رہی ہے اور چہرے پر ضربات کے بہت نشان نمایاں ہیں۔ مسٹر میکارنل صاحب نے چوٹوں کا امتحان کر کے مستغیث کے اظہار لئے اور دونوں ملزموں کے نام سمن نافذ فرمائے۔ کہ حاضر ہو کر جواب دہی کیا

ایسے طریقوں سے سودیشی پرچار کی تقویت ہو سکتی ہے جب کہ ہر شخص اپنی مرضی کا مالک ہے۔ عام۔

آوارہ گرد جوان

کلکتہ میں شمبو چندر پا ٹک نام ایک نوجوان بنگالی گرفتار ہو کے

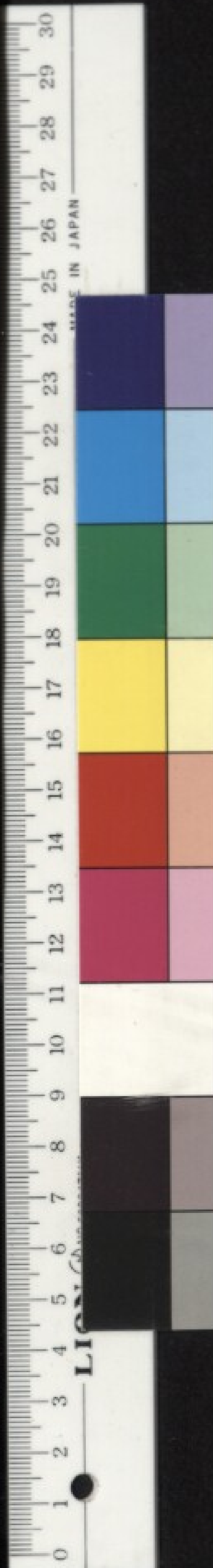
سوم مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا اس کی عمر ۲۵ سال کی ہے۔ الزام آوارگردی اور عدم مصروفیت کا ہے گزرہ زندگی کا کوئی ظاہرہ وسیلہ نہیں ہے پولس کے نزدیک وہ بدمعاش ہے سب انسپکٹر سیلون صاحب نے بیان کیا کہ ملزم کو گرفتار کر کے کمشنر صاحب پولس کو خبر دی گئی تھی اور ان سے پوچھا تھا کہ اس کیساتھ کیا برتاؤ کیا جائے لیکن اُدھر سے ہنوز کچھ جواب نہیں آیا اس پر مجسٹریٹ صاحب نے مقدمہ کی تاریخ ملتوی فرمائی۔

بجلی کے نقصانات

ریاست پٹیالہ کے موضع اکلیہ سے

افسوسناک خبر آئی ہے کہ اس روز دوران بارش میں یہاں بجلی گرنے سے تین آدمی مر گئے اور نیز ایک اونٹ بھی اس سے ہلاک ہوا۔ ایک شخص اپنے رہٹ کے کھیکر کھیت میں گیا اونٹ بھی اُن کیساتھ تھا۔ مطلب یہ تھا کہ اونٹ پر چارہ کا بھار لادکر لاویں گے۔ گھاس لادنے کے لئے اور بھی دو آدمیوں کی خدمت حاصل کی گئی چنانچہ یہ لوگ مصروف کار تھے کہ بارش شروع ہو گئی اور بجلی بھی چمکی۔ دفعتاً بجلی اس طرح گری کہ تین آدمی معہ اونٹ کے ہلاک ہو گئے۔ اس کی کڑک سے کان بہرے ہو گئے۔

ایسی ہی افسوسناک مہلک واردات کی خبر بالم پور سے بھی آئی ہے۔ یہاں بھی تین آدمیوں پر بجلی گری اس میں ایک نوجوان لڑکا تھا۔ کہ جس نے اب کے سال پنجاب یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس دیا تھا۔ ہائے افسوس کہ یہ لڑکا بجلی کی چوٹ سے وہیں ہلاک ہوا۔ باقی دونوں آدمی بھی بیہوش





تھے۔ لیکن خبر ہے کہ ان کو رفتہ رفتہ ہوش آیا اور وہ دونوں جاں بر ہو گئے موضع رامپورہ ہمپول سے بھی سنا ہے کہ یہاں ایک آدمی میدان میں گھاس ٹہورتا تھا کہ بجلی گرنے سے وہیں ہلاک ہوا۔

دو عہدے داران کمیٹی کی موقوفی

ممالک دکھنی میں میونسپلٹی امروتی کا وائس چیرمین اور میونسپل کمیٹی جالنہ کا پریسیڈنٹ یہ دونوں معزز اپنے عہدوں سے موقوف کئے گئے ہیں۔ ان پر الزام لگایا گیا وہ یہ ہے کہ کمیٹی کے اختیارات کی بدولت ان کو جو موقعہ حاصل تھے وہ سرکار کے خلاف شورش پیدا کرنے میں صرف کئے۔ چیف کمشنر صاحب بہادر ایسی شدید بدعنوانی پر افسوس کرتے ہیں۔

چین اور جاپان کے مقبوضات

کانٹن کے حکام چین کو معلوم ہوا کہ جاپانیوں نے ساحل کے متصل دو چینی جزائر پر جبراً قبضہ کر لیا اور وہاں اپنا جھنڈا نصب کر دیا ہے یہ دونوں جزیرے رقبہ میں قلیل ہیں صوبہ کونٹونگ اور فسکا روڈ کے درمیان واقعہ ہیں۔ جاپانیوں نے اپنی حکومت کا جھنڈا گاڑ کر وہاں ایک چینی مندر تھا اس کو مسمار کر دیا ہے کانٹن کے چینی وائسرائے نے دو چینی گنبوٹ اس طرف روانہ کئے۔ اور انتظار ہے کہ جاپان کیا جواب دیگا اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

مفسدانہ رسالہ

مفسدانہ رسالہ کا مقدمہ سیڈیشن۔ فرید پور کے شانتی پریس کے پرنٹر اور مالک دینیٹے بابو پیارے موہن داس کی اور بابو سورن کمار بنرجی، پر بالزام سیڈیشن کا مقدمہ چل رہا ہے وہ اس لئے ہے کہ لکشیہ نام ایک بنگالی پمفلٹ شایع کیا جو سراسر باغیانہ سمجھا جاتا ہے اور جس کا مصنف اور چھاپنے والا ہنوز گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس کے نام وارنٹ جاری ہے اور نہ معلوم وہ کہاں روپوش ہے پرنٹر اور مالک کا مقدمہ مسٹر ٹوائل صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فرید پور کے اجلاس میں چل رہا ہے دونوں ملزم معہ اپنے پلیڈروں کے پیش تھے انہوں نے جوابدعوی میں عرضیاں پیش کیں اس میں دکھلایا ہے کہ کس طرح وہ قابل اعتراض پمفلٹ ان کی غلطی اور لاعلمی سے چھاپا گیا ہے وہ اس کے مضمون اور مطالب سے آخر وقت تک بے خبر تھے۔ وہ اپنی غلطی پر سخت افسوس کرتے ہیں اور نہایت دردناک الفاظ میں سرکار سے معافی مانگتے ہیں۔ اور یقین دلاتے ہیں کہ آئندہ کبھی ایسی غفلت نہیں کرینگے۔ اس عرضی پر قبول کیا گیا ہے کہ واقعی وہ رسالہ قابل اعتراض تھا اور اُمید کرتے ہیں کہ صاحب ضلع بہادر ان کا پہلا قصور معاف کریں گے۔ مسٹر ٹوائل صاحب نے دونوں مجرموں کی عرضیں سنکر آئندہ پیشی کیلئے ۲۲ اپریل کی تاریخ مقرر کی تھی جبکہ فیصلہ عدالت سوچ سمجھکر سنایا جاتا ایک اور خبر سے ظاہر ہے کہ یتری پوجا رسالہ کے مقدمہ سیڈیشن کا فیصلہ دیا گیا اس کے پرنٹر کو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی لیکن اصل راقم اس کا بھی روپوش ہے اس کی تلاش درپیش ہے اور وارنٹ گرفتاری نافذ کیا گیا ہے

قوموں کی ترقی کی روک

کون سی قوم یہ نہیں چاہتی کہ وہ پست حالت سے بلندی کے درجے تک نہ پہونچے بلکہ ہر قوم کی کوشش بلیغ اس بات کی طرف لگی رہتی ہے کہ وہ دیگر اقوام سے ہر بات میں گوئے سبقت لے جاوے مگر جس قوم میں سوشل برائیاں کثرت سے ہوں اور خراب رسم و رواج کی پابندی ترقی پر ہو تو کوئی قومی فلاح اس کو کیونکر حاصل ہوگی ہمارے ملک کی اقوام کا یہی حال ہے پر خوشی کی بات ہے کہ آجکل بہت نہیں پر تھوڑا سا خیال ہر قوم کو اپنی بہتری اور بہبودی کا ہونے لگا ہے اور قومی ترقی کے لئے لوگ کشادہ دلی سے چندہ دے رہے ہیں اور رفاہ عام باتوں کے لئے کچھ انٹرسٹ لے رہے ہیں۔ جو بہت نہیں پر کچھ تو فائدہ ضرور دیگا۔ سوشل برائیوں کو دور کرنے سے قوم کی بھلائی ہے۔ پس یہ امر واجب ہے کہ نہایت سعی و کوشش ایسی بدیوں کو دور کرنے میں کام میں لانی چاہیے پھر تو قوم خود بخود داخشگی اور یقین جانو کہ جب تک دین حق کسی قوم میں جڑ نہ پکڑے اس کی سوشل خرابیاں دور نہ ہونگی کیونکہ یہ صرف دین ہی ہے جو نقصوں اور غلطیوں کو دکھلا سکتا اور رفع کر سکتا ہے ورنہ انکا کچھ علاج نہیں۔

چین کا نیا شاہنشاہ

شاہی خاندان میں سے چین کے تخت کا وارث ڈیوک یاں تُنگ ہے تخت نشینی کی رسم کے ادا کرنے سے پہلے ضرور ہوتا ہے کہ شاہ چین ایک یادداشت کی ٹیبلٹ جو کنفیوشس کے بڑے چوتھو وشنتانگ سے جو اس بزرگ بانئے مذہب کی زادبوم بھی عطا کی جاتی ہے۔ اس لئے اب ڈیوک موصوف اس ٹیبلٹ کے حاصل کرنے کے لئے پکین کو جانے والے ہیں۔

ایک اخبار اور اُس کا اسٹاف

نیویارک میں ایک اخبار بنام سٹار آف ہوپ یعنی اُمید کا ستارہ ہے جو ایک زندان میں سے جس کا نام سنگ سنگ کا زندان ہے شایع ہوتا ہے اس کے ایڈیٹر۔ کمپازیٹر۔ اور نامہ نگار اور آرٹسٹ سب

قیدی ہیں کہتے ہیں کہ یہ اخبار بہت مفید ہے اس میں علمی اور اصلاحی اور دیگر مفید مضامین نکلتے ہیں۔ یہ اخبار دس سال سے جاری ہے۔

گلدستہ اخبار

وکرم پور کے ضلع کولہ میں پانچ آدمی پکڑے گئے جن سے تلواریں اور شبہ توں کی نالیاں ہاتھ آئیں۔

پنجاب کی طرح صوبجات متحدہ میں بھی موسم غیر معمولی بارانی ہے پہاڑوں پر برفباری ہوئی۔

الہ آباد میں سخت طوفان باران آیا دو گھنٹہ تک ہولناک حالت میں رہا بادل پھٹ پڑتا رہا یہی حال لکھنؤ کا تھا۔

پانچ ماہ حال کو میرٹھ کے ڈاکخانہ سے ایک گورہ اٹھارہ سو روپیہ کے نوٹ لیکر چلتا بنا۔

اوٹا کمانڈ اور مدراس کے مابین میل ٹرین پر بڑے بڑے پتھر پھینکے گئے مگر خیریت رہی۔

ولایت اوڈینہ میں جو قتل عام ہوا اس سے سخت مصیبت پھیلی پندرہ ہزار آدمی بے خانمان اور فاقہ کش ہیں کئی پروٹسٹنٹ پادری قتل کئے گئے یتیموں کی تعداد ہزاروں ہے۔ کونسل میجر ڈوٹی دائیلی کے تحت میں ایک امدادی کمیٹی قائم ہوئی ہے برطانیہ عظمے اور امریکہ کے لوگوں سے درخواست امداد کی جائیگی۔ دیکھیں عیسائی سلطنتیں اس پر کب تک نوٹس لیتی ہیں۔

ہم بڑی خوشی سے اپنے ناظرین نورافشاں کو خبر دیتے ہیں کہ مقام رنگی میں ایک آریہ پنڈت نے حال میں پادری لائین صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا۔

سلطان عبدالحمید معزول ہو چکے اور اُن کی جگہ نیا سلطان تخت نشین ہو گیا سابق سلطان کی معزولی کی خبریں اڈینہ اور سیٹا میں پہونچ گئیں اور سنئے سلطان نے سلیمک کی مسجد سینٹ سوفیا میں خاص قربانی ادا کی اور جن بھیڑوں کی قربانی ہوئی اُن کا گوشت غربا کو بانٹا گیا۔

ریوٹر پیکنگ سے تار دیتا ہے کہ مرحوم شاہ چین کی لاش مغربی قبرستان کو جو ۸۰ میل کے فاصلے پر ہے بھیجی گئی جس کے ساتھ ۲ میل کا لمبا ہجوم تھا۔

"فنستین" علاج سے ایک کوڑھی کا پورے طور سے علاج کیا گیا نیوزیلنڈ منسٹر صحت رپورٹ کرتا ہے کہ دو اور ایسے ہی مریض زیر علاج ہیں جو اچھے ہو رہے ہیں

طوفان سے جنوبی ریاستوں میں ۱۴۳ جانوں کا نقصان ہوا۔ اڈنبس میں ۹۰ کا نقصان ہوا اور بستیاں برباد ہو گئیں۔

اشتہارات

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

مشن سکول کے لئے ایک کرسچن ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جس نے بی۔ اے یا ایم۔ اے اور نیز پنجاب کی ایس۔ اے وی حاصل کیا ہو اور کم سے کم ایک سال تک ملازمت کی ہو تنخواہ شروع میں سو سے ۱۲۰ ماہوار ملیگی درخواستیں معہ اسناد اڈیٹر نورافشاں کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت ہے

امریکن پرسبیٹیرین مشن ہائی سکول کے لئے چار اسسٹنٹ ٹیچروں کی ضرورت ہے اوّل بی۔ ایس سی یا بی۔ اے جو زبان انگریزی میں اعلیٰ لیاقت رکھتا ہو اور حساب دان بھی ہو دوئم ایک ہیڈ مولوی سوئم ایک اسکول فنیل جس کے پاس ڈرائنگ کی اعلیٰ سند ہو چہارم ایک اسکول فنیل یا ایف۔ اے سیمی اور سند یافتہ اشخاص کو ترجیح دیجائیگی درخواست کنندوں کو اردو یا ہندی زبانوں کے جاننے کی ضرورت ہے۔ اور درخواست کنندے اپنی اپنی درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتے پر روانہ کریں المشتہر پادری ڈبلیو ٹی میچل امریکن پرسبیٹیرین مشن مین پوری۔

ضرورت ہے

میس پی جی مشن آنرفیج اسکول رڑکی کے لئے یکم جولائی ۱۹۰۹ء سے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی جو چرچ آف انگلینڈ کا ممبر ہو ضرورت ہے اور نیز انٹرنس پاس اور تجربہ کار ہو تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار سے لعہ روپیہ ماہوار تک دیجائیگی اور مکان رہائش مفت ملیگا درخواست معہ نقول سرٹیفکیٹ بنام پادری اے۔ اے بلیر صاحب ایس پی جی مشن رڑکی آنی چاہئے۔

اشتہار ہے

جو لڑکیاں جے اے وی استاد کے سرٹیفکیٹ کے امتحان کے لئے کنارڈ ہائی اسکول میں داخل ہونا چاہیں اور وظیفہ لینا چاہتی ہیں ان کو ضرور ہے کہ وہ لڑکیوں کے کنارڈ ہائی سکول میں پرنسپل کی خدمت میں اپنی درخواستیں جلد بھیجدیں یہ جماعت ۱۵ جون ۱۹۰۹ء کو کھلیگی المشتہر مس سی۔ اے شیفن پرنسپل کنارڈ ہائی اسکول لاہور۔

پوسٹ کارڈ

لاہور کی مشہور عمارتوں کے فوٹو پوسٹ کارڈوں پر مختلف رنگوں میں چھپے ہوئے عجیب نظارے دکھلاتے ہیں جو حال ہی میں تیار ہوئے ہیں قیمت ۱۲ فی درجن اصلی رنگوں میں اور چمک دار۔

حضور وائسرائے

ڈپٹی منٹو صاحب ہاتھی پر سوار لاہور کی سیر کرتے ہیں یہ فوٹو پوسٹکارڈ پر اتاری گئی ہے فی پوسٹکارڈ ۲ ر بعہ محصول ۲ ر

المشتہر شنکر داس اینڈ کمپنی فوٹو گرافر ڈیلرز ریلوے روڈ نولکھا لاہور

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف ۸ خرچنا بات ہی کیا ہے۔ یکسو گرمی کا قیام آیا اور ساتھ ہی جا بجا ہیضہ ہونا بھی ناممکن ہے اسلئے وقت ہو کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور مسٹر ڈی ال رکھئے یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ اصلی عرق کافور ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضے کا اکسیر علاج ہے سنہ ۱۹۰۰ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکیٹ کے موجود ہیں سنگ گراں بہر لیجئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۸ر ڈاک محصول کیسے ۲ شیشی تک ۵ر امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا ہے ضرور آزمایئے اگر آپ بلا قیمت اس کا نمونہ کو آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کیواسطے دو پیسہ ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں اس اخبار کا نام درج کیجئے صاف طور پر لکھ دیجئے پتہ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا۔

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۱ برس میں اس فنڈ نے ۱۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبروں نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) میں مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے اسکول ۱۲ر معہ محصول ۲ر معہ محصول ۱۲ر فی جلد کاپی سبق سنڈے سکول ۲ر ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مینجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری ڈبلیو۔ سی۔ اور بیا ور راجپوتانہ

سٹینڈرڈ ہندیا پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شائع ہوتا ہے قیمت عـه سالانہ معہ محصول ڈاک۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۲ر ۱۱ر

ہندوستان پنجاب 　″　″ ۲ر

غیر ملک سے ۶ ۳ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	۱۲ر	ے
چوتھائی کالم	۱۲ر	ے	عه
نصف کالم	ے	عه	معه
پورا کالم	عه	معه	سه
پورا صفحہ	سه	صه	لعه

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استاداں

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صه اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں لعه سے ۳ زیادہ لعه کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروکونل وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ۔ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا ۹۰ سے ما ۱۲۵ تک کرو کونل لعه۔

مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض عین کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹروں اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے صرف دو روپیہ خالص ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱۔ پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جسکی آنکھ میں ناخنہ ہوگیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کر کے مایوس ہو چکا تھا برائے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیجئے الراقم مہاراجہ فتح جیت سنگھ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تکوری گورکھپور۔ ۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں خدا نہ کرے کسی قسم کی شکایت ہو میں بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے

اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمے سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں راقم پنڈت گنگارام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور۔ ۳۔ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپنے میرے پاس بھیجا تھا اُس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھند کیلئے نہایت ہی مفید ہے اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا اُن کی نسبت بعد کو لکھونگا راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و ایڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ ۴۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید

ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے راقم مہاراجکنور جیتپال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست جھگوان اودھ ۵۔ جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرماویں راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ دھارشیو علاقہ حیدرآباد دکن

پانچہزار روپیہ انعام ۔ اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تین سو کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی طلب کے مارچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام داؤلی باودز چھپا اور شائع ہوا

